فون نمبر ۹۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۰ احسان ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۰ صفر ۱۳۸۶ھ ۔ ۱۰ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۳۳

اخبار احمدیہ

●— ربوہ ۹ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

●— سرگودہا۔ مکرم عطاء اللہ خان صاحب سول لائنز سرگودہا نے اطلاع دی ہے کہ مکرم جناب ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور کمزور بہت ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ملک صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

●— ربوہ — آج مورخہ ۹/۶/۶۶ بروز جمعرات بوقت ۹ بجے شب خدام الاحمدیہ ہال میں مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے "اسلامی تمدن کی خصوصیات" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ احباب بکثرت شمولیت فرماکر استفادہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

مقامی عہدیداران سے ضروری گزارش

مقامی جماعتوں کے عہدیدار صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اب تک جو روپیہ مقامی طور پر جمع ہوا ہے وہ فوری طور پر مرکز میں پہنچا دیا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ چیک اور ڈرافٹ "فضل عمر فاؤنڈیشن" کے نام ہونے چاہئیں۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ "فضل عمر" میں عمر کا لفظ انگریزی حروف میں لکھتے وقت U کے ساتھ لکھا جائے O کے ساتھ نہیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سعید الفطرت انسان وہ ہے جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے

صدقات دیتا ہے اور امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے

"اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا، خدا تعالیٰ اسے مصیبت کے وقت نہیں بھلاتا اور جو امن کے زمانہ کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگتا ہے تو اس کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ جب عذابِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہی سعید وہ ہے جو عذابِ الٰہی کے نزول سے پیشتر دعا میں مصروف رہتا ہے۔ صدقات دیتا ہے اور امرِ الٰہی کی تعظیم اور خلق اللہ پر شفقت کرتا ہے اور اپنے اعمال کو سنوار کر بجا لاتا ہے۔ یہی سعادت کے نشان ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سعید اور شقی کی شناخت بھی آسان ہوتی ہے۔

فرمایا:۔ اصل میں انسان جوں جوں اپنے ایمان کو کامل کرتا ہے اور یقین میں پکا ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اللہ تعالیٰ اس کے واسطے خود علاج کرتا ہے اس کو ضرورت نہیں رہتی کہ دوائیں تلاش کرتا پھرے۔ وہ خدا تعالیٰ کی دوائیں کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا علاج کرتا ہے۔ . . . مجھے یاد ہے ایک دفعہ دانت میں سخت درد تھا۔ میں نے کسی سے دریافت کیا کہ اس کا کیا علاج ہے۔ اس نے کہا کہ موٹا علاج مشہور ہے۔ علاجِ دنداں اخراجِ دنداں۔ اس کا یہ فقرہ میرے دل پر بہت گراں گزرا۔ کیونکہ دانت بھی ایک نعمتِ الٰہی ہے اسے نکال دینا ایک نعمت سے محروم ہونا ہے۔ اسی فکر میں تھا کہ غنودگی آئی اور زبان پر جاری ہوا وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ۔ اس کے ساتھ ہی معاً درد ٹھہر گیا اور پھر نہیں ہوا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۹ و ۲۳۰)

ہمارے پیارے امام کی دلی تڑپ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرماتے ہوئے انہیں توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی ایک تہائی رقم یکم جولائی تک ضرور ادا کردیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مجھے اس بات کی بڑی تڑپ ہے کہ دوست جہاں تک ممکن ہوسکے۔ یکم جولائی سے پہلے پہلے اپنے وعدہ کی ایک تہائی رقم ادا کردیں۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ جون ۱۹۶۶ء

عیسائی فرقوں میں اتحاد کی کوشش

(۳)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے اس اصول کو کہ خدا پرستوں کو ان باتوں میں اتحاد کر لینا چاہیئے۔ جو ان میں مشترک پائی جاتی ہیں۔ اپنی تصنیفات میں کئی بار دنیا کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ آپ نے تحفہ قیصریہ میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور اپنی زندگی کے آخری دو چار دنوں میں آپ نے ایک رسالہ بنام "پیغام صلح" تصنیف فرمایا۔ جس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ صلح کا پیغام مسلمانوں اور ہندوستان میں رہنے والے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے نام ہے۔ یہ پیغام آپ کے وصال کے بعد ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو ایک مشترکہ جلسہ میں پنجاب یونیورسٹی ہال لاہور میں خواجہ کمال الدین مرحوم نے پڑھا تھا۔ اس جلسہ کی صدارت رائے پرتول چندر صاحب جج چیف کورٹ پنجاب نے کی تھی۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا تھا کہ

"ہندوستان میں اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ باہمی اتحاد اور محبت قائم ہو۔ اس معاملہ پر روشنی ڈالنے اور تحریک کرنے کے واسطے قادیان کے دل سے بہتر کوئی آدمی نہیں ہو سکتا تھا۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ پیغام صلح میں مختلف مذاہب کے درمیان صلح کا اسلامی اصول ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العالمین اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے۔ ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیض یاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے۔ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کہ کوئی ایسی قوم نہیں۔ جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۱۰)

اس کے بعد آپ نے یہ واضح کیا ہے کہ بعض قومیں مثلاً ہندو اور بنی اسرائیل یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انہی کی قوم کو ہدایت سے نوازا ہے۔ آپ نے مختلف مثالیں دے کر اس کی وضاحت فرمائی۔ اور پھر یہ نتیجہ پیش کیا ہے کہ

"اے عزیزو! قدیم تجربہ اور بار بار کی آزمائش نے اس امر کو ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیاں دینا ایک ایسی زہر ہے کہ نہ صرف انجام کار جسم کو ہلاک کرتی ہے۔ بلکہ روح کو بھی ہلاک کر کے دین اور دنیا دونوں کو تباہ کرتی ہے۔ وہ ملک آرام سے زندگی بسر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے رہبر دین کی عیب شماری اور ازالہ حیثیت عرفی میں مشغول ہیں اور ان قوموں میں ہرگز سچی اتفاق نہیں ہو سکتا جن میں سے ایک قوم یا دونوں ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اوتار کو بدی یا بدزبانی کے ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نبی یا پیشوا کی ہتک سن کر کس کو جوش نہیں آتا خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ وہ اگرچہ اپنے نبیؐ کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بناتی۔ مگر آں جناب کو ان تمام برگزیدہ انسانوں

جہاں میں تو نے زندہ کی ہے پھر رسمِ فداکاری

تجھے آتی ہے دمسازی تجھے آتی ہے دلداری
جہاں میں تو نے زندہ کی ہے پھر رسمِ فداکاری

سکھایا ہے گلستانوں کو پھر نشو و نما تو نے
عطا پھر تو نے کی شاخِ ثمرور کو نگوں ساری

رگوں کو بخش دی پھر زندگانی کی تڑپ تو نے
دلوں میں کر دیا ہے چشمۂ آبِ بقا جاری

جبینوں کو سجایا ہے عبودیت کے سجدوں سے
زمیں کے ہر کنارے پر ہے مسجد کی فضا طاری

مسیح ابنِ مریم اور امامِ مہدیٔ دوراں
نبی بھی امتی بھی تو ہے شانِ رحمتِ باری

کرن جب آفتابِ مصطفےٰؐ کی تلملاتی ہے
بھڑک اٹھتی ہے مردہ راکھ میں تنویرؔ چنگاری

تنویرؔ

سے بزرگ تر جانتے ہیں۔ جو کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ پس ایک سچے مسلمان سے صلح کرنا کسی حالت میں بجز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی نسبت جب گفتگو ہو تو بجز تعظیم اور پاک الفاظ کے یاد نہ کیا جائے۔

اور ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ ہوتا اور ہلاک کیا جاتا ہے۔"

(پیغام صلح صفحہ ۲۷، ۲۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں اس برائی پر انگلی رکھ دی ہے جو دراصل مختلف مذاہب کے لوگوں میں باہمی جھگڑوں اور جنگ و جدل کا باعث ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے پیشوائے مذاہب کی عزت نہیں کرتے۔ اور اس کی توہین کرتے ہیں جس سے ان کو ماننے والوں میں فطرتاً سخت صدمہ ہوتا ہے۔ اور وہ غصہ میں آ کر جنگ و جدل پر آمادہ ہو جاتے ہیں مگر اسلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ بت پرستوں کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ کیونکہ وہ تمہارے بزرگوں کو گالیاں دیں گے۔ پھر تبادلہ خیالات کے لئے بھی یہ اصول دیا ہے۔ کہ جادلھم بالتی ھی احسن کہ ان سے مجادلہ میں بھی احسن طریق سے پیش آؤ۔ (باقی)

اصلاحِ نفس

باہمی اخوّت و محبّت کا تحفہ — السّلام علیکم

(مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب)

(۳)

ملاقات کے وقت سلام کہنا ہر قوم میں رائج ہے لیکن اس کا طریق ہر قوم کے مخصوص معاشی و سیاسی حالات کا تابع ہے۔

جو قومیں صدیوں سے مغلوب و مقہور چلی آرہی ہیں جن کا ضمیر مُردہ ہو چکا ہے ان قوم کے افراد اس انداز سے سلام کرتے ہیں کہ گویا دوسرا شخص ایک دیوتا ہے جسے وہ سلام نہیں کہہ رہے بلکہ اس کی پوجا کر رہے ہیں۔ کبھی ہاتھ جوڑ کر اسے پرنام کرتے ہیں۔ کبھی اس کے گھٹنوں اور پاؤں کو ہاتھ لگا کر اپنی نیازمندی کا یقین دلاتے ہیں۔ اور کبھی سجدہ ریز ہو کر اپنی فروتنی کا اظہار کرتے ہیں لیکن جو قومیں اپنے مخصوص سیاسی حالات کی وجہ سے احساسِ کمتری یا احساسِ برتری میں مبتلا ہوں وہ سیدھے کھڑے ہو کر یا اکڑ کر محض ہاتھ کے اشارے سے ہی اپنا مافی الضمیر ادا کرنا کافی خیال کرتی ہیں مگر اسلام جو ایک عالمگیر مذہب ہے اس میں نہ تو اپنے بھائی کو اپنا تابع سمجھا جاتا ہے کہ اس سے ملاقات کے وقت اسے اپنی برتری کا احساس دلائے اور نہ اپنے آپ کو اتنا حقیر و ذلیل خیال کیا جاتا ہے کہ ملاقات کے وقت وہ دوسرے کے سامنے ذلت و رسوائی کا پیکر بن جائے۔

ایک مسلمان دوسرے ہر مسلمان کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ کیونکہ اسلام نے ان سب کو اخوت کے مضبوط رشتہ میں پرو دیا ہے جبکہ وہ اس سے قبل ذلت و رسوائی کے احساس کی وجہ سے یا کبر و غرور کے تباہ کن احساس کی وجہ سے ایسے آتش کدہ کے پجاری بن چکے تھے کہ بالآخر خود بھی اس آگ کا ایندھن بننے والے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا کذلک یبین اللہ لکم اٰیتہ لعلکم تھتدون

اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے اسے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

ایک مسلمان السلام علیکم کے پیغام میں جہاں اپنے بھائی کو مساوات و ہمسری کا مژدہ سناتا ہے وہاں وہ اپنے دل کی گہرائیوں سے محبت و اخوت کا جام بھی پیش کرتا ہے جس کی شیرینی اس کے رگ جاں کے لئے آبِ حیات کا کام دیتی ہے اور اسے ہمیشہ کے لئے اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے۔

اب ذرا اسلام کے بتائے ہوئے ان احکام پر غور فرما دیں جن میں ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے ملاقات کے وقت سلام کا مسنون طریق اختیار کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے اور پھر خود ہی اندازہ فرما دیں کہ دیگر مذاہب و اقوام کے اختیار کردہ طریق سلام اور اسلام کے پیش کردہ محبت بھرے جام صحت میں کیا نسبت ہے۔

جنّت کا تحفہ

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنّۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا۔ اَلا ادلکم علی اَمر اذا اَنتم فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک مومن نہ بنو گے اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک آپس میں محبّت پیدا نہ کرو گے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں ایسا طریق نہ بتا دوں جسے تم اختیار کرو گے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے جب تم ایک دوسرے کو ملا کرو تو السلام علیکم کہا کرو۔ اور اس طریق کو خوب رائج کرو۔ یعنی دوسروں کو بھی تحریک کرو کہ وہ بھی اس طریق کو اختیار کریں۔

اس روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کا رستہ ایمان اور ایمان کا رستہ محبّت اور محبت کا رستہ السلام علیکم کہنے اور اس طریق کو خوب رائج کرنے میں بتایا ہے۔ بے شک محبّت احسان اور مروت سے بھی بڑھتی ہے لیکن احسان و مروت ہر شخص نہیں کر سکتا اس کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے کچھ قربانی کرنی پڑتی ہے لیکن السلام علیکم کہنے کا بیش قیمت ہدیہ بغیر خرچ کے ہر شخص پیش کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ محض رسمی ملاقات کا ایک طریق ہی نہیں ہے بلکہ امن و سلامتی کی انمول دعا بھی ہے جو ایک بھائی کے دل سے دوسرے بھائی کے لئے نکلتی ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ بھائی بھائی کا گرویدہ نہ ہو جائے اور اس کے اس عظیم احسان کا بدلہ چکانے کے لئے دل و جان سے اس کا خیرخواہ اور ہمدرد نہ بن جائے۔ پس اسلام کے اس بتائے ہوئے طریق سے یقیناً ایک مسلمان حسد و بغض کے جہنّم سے نکل کر امن و صلح کی جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس رستہ پر ایک سچے مومن کے سوا اور چل بھی کون سکتا ہے حسد و بغض کے رستہ کو ترک کر کے محبّت و خیرخواہی کے رستہ کو اختیار کرنا یقیناً ایک مجاہدہ ہے جس کا حصول ایمان کی حرارت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مسلمان جو دوسرے مسلمان بھائی سے بوجہ ناراضگی تین دن سے زیادہ سلام و کلام نہیں کرتا وہ مومن کہلانے کا حقدار نہیں ہے جیسا کہ حضرت ابوایوب انصاری سے روایت ہے کہ:۔

عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل للمسلم اَن یھجر اخاہ فوق ثلاث یلتقیان فیصد ھذا و یصد ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام۔

(ترمذی)

حضرت ابو ایوب انصاری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ روا نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین روز سے زیادہ سلام کلام ترک کرے۔ اس طور پر کہ جب وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو یہ ادھر منہ پھیر کے گزر جاتا ہے اور وہ ادھر کا رُخ کر لیتا ہے۔ ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر وہ ہے جو دوسرے بھائی کو سلام کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے السلام علیکم کا تحفہ وہ جامِ محبت ہے جس میں حیاتِ جاودانی کی خواہش اور دعا مخفی ہے اس لئے اس جام کے پیش کرنے کے بھی کچھ آداب ہیں جن کا ملحوظ رکھنا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان آداب کا مختصر تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جاتا ہے۔

سوار پیدل کو سلام کرے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد۔ والقلیل علی الکثیر

(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے۔ اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کہے۔ اور تھوڑے افراد کثیر افراد کو سلام کہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو ذرا بڑا خیال کرتے ہیں وہ اپنے سے درجہ میں چھوٹے شخص کو سلام کہنے میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ اور یہ خواہش کرتے ہیں کہ دوسرا شخص ان کو

سلام کہے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد میں کسی چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں کی گئی بلکہ ایسے رنگ میں گروہ بندی کی گئی ہے جس سے اس قسم کی تفریق ممکن ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس ارشاد میں اس قسم کے احساس کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے کیونکہ بالعموم سوار اپنے اندر برتری کا احساس پاتا ہے تو اس کے اس احساس کو کچلنے کے لئے فرمایا کہ سوار اس بات کا انتظار نہ کرے کہ پیدل اس کو سلام کرے گا تو وہ اسے جواب دیگا بلکہ پہلے سلام کہنا اس کا فرض ہے۔

اسی طرح پیدل چلنے والا اس بات کا انتظار نہ کرے کہ بیٹھنے والا اسے سلام کہے گا تو وہ جواب دے گا بلکہ پہلے سلام کہنا اس کا فرض ہے۔ اسی طرح قلیل گروہ کا فرض ہے کہ وہ کثیر گروہ کو پہلے سلام کہے اور کثیر گروہ میں سے ایک یا دو آدمیوں کا جواب دے دینا ہی سب کی طرف سے کافی سمجھا جائے گا۔ ہر ایک کا فرداً فرداً جواب دینا جس سے سلام کی تکریم کی بجائے استہزاء کی صورت پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس سے بھی منع فرمایا۔

جواب دینے کا طریق

قرآن مجید سے بھی اور احادیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کو سلام کہے تو وہ اس سے بہتر رنگ میں جواب دے یا کم از کم اسی کے الفاظ میں ہی جواب دے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ :۔

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ
فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا
اَوْ رُدُّوْھَا۔
(النساء : ۸۷)

یعنی جب تمہیں کوئی شخص مسنون سلام کے ذریعہ دعا دے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا کم از کم اسی کو لوٹا دو۔

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے :۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لما خلق اللّٰہ آدم صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذھب فسلم علی اولٰئک نفرٍ من الملائکۃ جلوسٍ فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک۔ فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللّٰہ فزادوہ

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انہیں ارشاد فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو۔ پھر جو وہ جواب دیں وہ تیرا اور تیری ذریت کا جواب ہونا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کو السلام علیکم کہا تو انہوں نے جواب میں السلام علیک ورحمۃ اللہ کہا۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ سلام کا جواب بالکل نہیں دیتے یا اگر دیتے ہیں تو سلام کہنے والے کو ہرگز یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ ان کے سلام کا جواب دے رہے ہیں بلکہ ان کے منہ سے ہلکی سی گنگنانے کی آواز نکلتی ہے اور بس۔

مندرجہ بالا روایت میں جواب دینے والے کو یہ تلقین کی گئی ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ سلام کا جواب دے بلکہ سلام کہنے والے کے سلام سے بہتر الفاظ میں جواب دے۔

قادیان میں حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی کا جن لوگوں کو تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ آپ ہمیشہ پہلے سلام کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ اور باوجود کوشش کے کوئی شخص ان کے سلام پر سبقت نہیں لے جا سکتا تھا۔ اسی طرح حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ جیسے عظیم صحابہ کی حیاتِ طیبہ بھی اس امر کی شاہد ہے کہ آپ ہمیشہ چھوٹے بڑے۔ اعلےٰ ادنےٰ کو بلا تفریق السلام علیکم کہتے تھے۔ اور دوسرے شخص سے پہلے یہ ہدیہ ان تک پہنچانے کی کوشش فرماتے تھے۔ یہ طریق اب رفتہ رفتہ فراموش ہونے لگا ہے یہی وجہ ہے کہ حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف پھر توجہ دلائی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عنایت فرماوے۔

(باقی)

فضلِ عمرؓ فاؤنڈیشن اور احمدی مستورات

(محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے فرقۂ اناث پر احسانات روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے چند سال بعد ہی لجنہ اماء اللہ کا قیام۔ پھر مسجد لنڈن کے چندہ کی تحریک فرما کر قربانی کے جذبات کو ابھارنا اور جماعتِ احمدیہ کے مردوں سے عہد لینا کہ والدین کے متروکہ میں سے بہنوں کا حصہ شرعی طور پر ادا کریں گے حضرت فضلِ عمرؓ ہی کا کام ہے۔ اس عہد کے پابند بفضلِ خدا ہم نے آپ کے غلاموں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

قادیان سے ہجرت کے بعد ربوہ کی آبادی کے سلسلہ میں احمدی مستورات کی ترقی کے زندہ ثبوت آج لجنہ اماء اللہ کا ہال اور زنانہ کالج و سکولز وغیرہ ہیں جو زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شاندار نتائج کے حامل ہیں۔

اے میری بہنو اور بچیو! آج ہمارا قابلِ فخر آقا ہم میں موجود نہیں ہے۔ وہ فضلِ عمر رضی اللہ عنہ خدا کے فضل و کرم کے ساتھ اپنے تمام فرائض باحسن طریق ادا فرما کر کامیابی کے ساتھ مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے عہدِ خلافت میں پہلی تحریک فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی فرمائی ہے جس کی غرض یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جن کا الہامی نام فضلِ عمر تھا جو کام سلسلہ کی فلاح و بہبود کے لحاظ سے مرغوب و محبوب تھے انہیں جاری رکھا جاوے۔ یہ حضور کے احسانات کا حقیر ترین بدلہ ہوگا۔

ہمیں چاہیئے کہ اس مبارک تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کریں۔ فاؤنڈیشن کی غرض و غایت آپ سب کے سامنے ہے۔ اس میں حصہ لینا دوہرا ثواب ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اظہارِ عقیدت اور دوسرے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم مستورات کو اپنے فرائض کی باحسن طریق ادائیگی کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضاء کو حاصل کرنے کا موجب ہو۔ آمین اللہم آمین۔

احمدہ بیگم (اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب)
ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

ضروری اطلاع

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکیں چھپ کر تیار ہیں۔ فاؤنڈیشن کے لئے عطیہ دینے والے احباب کو رسیدیں فاؤنڈیشن کی رسید بکوں سے جاری کی جائیں۔ ایک رسید بک میں سو رسیدیں ہیں۔ جماعتیں حساب کر کے دیکھ لیں جس قدر رسید بکوں کی ضرورت ہو فضل عمر فاؤنڈیشن کے ادارہ سے فوری طور پر منگوا لیں۔ نیز اس بات کی پوری کوشش کی جائے کہ تیس جون تک حسبِ منشاءِ مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خاصی رقم وصول بھی ہو جائے۔

ماہ مئی تک کی جس قدر وصولی ہو چکی ہو براہِ کرم اس کی رقم بلاتاخیر کے مرکز میں پوری تفصیل کے ساتھ بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین
شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

صداقت اسلام کے اظہار کے لئے عظیم الشان دعوت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اعجاز نمائی کا زبردست چیلنج!

(مکرم بشیر احمد صاحب ناہد گھٹیالیاں)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل دنیا معجزات کے متعلق بہت شکوک و شبہات میں مبتلا تھی۔ خود مسلمانوں کا ایک طبقہ جدید تعلیم کے زیر اثر معجزات کا بالکل منکر بن چکا تھا اور وہ سلسلۂ اسباب و علل سے ہر چیز کو اس طرح وابستہ قرار دے رہا تھا کہ اب اس کے نزدیک نہ ان کا خود تراشیدہ قانونِ قدرت ٹوٹ سکتا تھا اور نہ کوئی خارق عادت امر دنیا میں رونما ہو کر کسی مذہب کی سچائی کا ثبوت بن سکتا تھا۔

دوسرا طبقہ ان مسلمانوں کا تھا جو اس بارے میں غلو پسندی کا مظاہرہ کرتے تھے ان کے ہاں معجزہ و کرامت کہتے ہی اس امر خارق عادت کو تھے۔ جو قدرتِ خداوندی اور سنتِ الٰہی کی حدود کو توڑ کر اپنی برق تجلی کا اظہار کرے۔ مگر اب بھی معجزہ و کرامت کو قصۂ ماضی قرار دے چکے تھے۔

۱۸۹۶ء کا واقعہ ہے کہ لاہور میں جلسۂ اعظم مذاہب منعقد ہوا۔ ہر مذہب و ملت کے علمبرداران قیادت کو دعوتِ شرکت دی گئی۔ مسلمانوں کے مخصوص نمائندگان میں فرقۂ اہلحدیث کے مشہور ایڈووکیٹ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی مدعو تھے۔ انہوں نے معجزہ کے متعلق یوں اپنے عجز کا اظہار کیا کہ "یہ وہ وقت ہے کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں۔ معجزہ مانگتے ہیں۔ انبیاء فوت ہو چکے۔ امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے بے شک وارث انبیاء ولی تھے۔ وہ کرامت رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے۔ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے۔ اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے"۔

(رپورٹ جلسۂ اعظم مذاہب لاہور صفحہ ۱۴۶)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا یہ اعترافِ عجز ـــــ دراصل ان کی اپنی روحانی پسماندگی و بے بسی کا دردناک مظاہرہ تھا۔ اس سے زیادہ افسوسناک وہ بیان ہے۔ جو اس سے ایک عرصہ بعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اخبار میں شائع ہوا۔ اور اس میں آقائے دو جہان سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی معجزہ نمائی کی طاقت کو نعوذ باللہ مسلوب ثابت کرنے کی کوشش کی گئی

اخبار اہلحدیث لکھتا ہے :-

"مانا کہ جتنے معجزے اور کرامتیں رسول اللہ کے حق میں منسوب کی جاتی ہیں۔ وہ سب صحیح ہیں۔ تو ذرا معجزات کے دلدادہ احباب ہم کو بتائیں۔ کہ ان سے ہم کو کیا حاصل ہوتا ہے؟ ہم ان پر قادر نہیں ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے یہ مثالی نہیں ہو سکتی"۔

پھر لکھتا ہے :-

خود حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی اس کا اعلان کیا کہ آپ صاحب معجزہ ہیں۔ نہ کرامت سے لوگوں کو مرعوب کیا۔ بلکہ جب عرب کے لوگوں نے آپ سے فرمائش کی۔ کہ اگر آپ نبی اللہ ہیں تو کوئی معجزہ یا کرامت دکھائیے اس وقت آپ نے قرآن کریم کے الفاظ میں جواب دیا ـــــ قل لو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم ولا ادراکم بہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کہ تم مجھ سے معجزات کی فرمائش کرتے ہو۔ میں نے تو اپنی تمام زندگی تمہارے ہی درمیان بسر کی ہے۔ کیا یہ کافی نہیں؟

یہ تھا۔ وہ اسوۂ حسنہ۔ جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ معجزات کی جگہ اپنی زندگی پیش کی۔ ملاو خوارق کی جگہ سچائی کی عظمت کو ظاہر کیا۔ لیکن ہم ہیں کہ اس زندگی سے بے خبر۔ اور اس پیغام صداقت سے بے پرواہ کرامت و معجزات کی تلاش ہے"۔

(اہلحدیث ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء)

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپ نے ان تمام لوگوں کو جو معجزہ کے متعلق شکوک میں مبتلا تھے۔ ڈنکے کی چوٹ للکار کر کہا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

اور وہ مسلمان جو علی الاعلان یہ اقرار کر چکے تھے۔ کہ آج اسلام کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے"۔ ان سے مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا:-

"جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں اسلام میں کوئی اہل کرامت موجود نہیں وہ اندھا اور سیاہ دل ہے اسلام وہ مذہب ہے کہ کسی زمانہ میں بھی اہلِ کرامت سے خالی نہیں رہا۔ اور اب تو اتمام حجت کے لئے کرامات کی نہایت ضرورت ہے۔ اور وہ ضرورت خدا تعالیٰ کے فضل سے حسب المراد پوری ہو گئی ہے۔ کوئی شخص نہیں کہ کرامت نمائی میں اسلام کے مقابل ٹھہر سکے"۔ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعلانِ حق دراصل اس عظیم قرآنی صداقت کا آئینہ دار ہے۔ جس کی نقاب کشائی خود خداوند کریم نے یوں فرمائی ہے ـــــ فرمایا:

"ان الدین عند اللہ الاسلام ...... الخ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین"۔ (آل عمران ع ۹) کہ اب روئے زمین پر صرف اسلام ہی ایک کامل اور حقیقی مذہب ہے۔ اور وہ لوگ جو اب اسلام کی شاہراہ صداقت کو چھوڑ کر ادیانِ باطلہ کی پگڈنڈیوں پر چل نکلیں گے۔ وہ کبھی بھی بارگاہ خداوندی میں باریاب نہ ہوں گے۔ اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والے ہوں گے"۔

چنانچہ یہی وہ عظیم قرآنی صداقت ہے جس کے اظہار و اثبات کے لئے حضور کو دنیا میں مامور فرمایا گیا تھا۔

آپ خود فرماتے ہیں:-

"مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں۔ کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں۔ جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذاہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں میں ہر ایک مخالف کو دکھا سکتا ہوں۔ کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسےٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسےٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ .... قرآن اور رسول کریمؐ سے سچی محبت اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کامل انسان پر امور غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے ان کے خدا مردے اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں۔ ہرگز ممکن نہیں"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶۱)

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"یہ بات ظاہر ہے کہ زندہ مذہب وہی مذہب ہے ـــــ جو آسمانی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہو۔ اور کامل امتیاز کا نور اس کے سر پر چمکتا ہو۔ سو وہ اسلام ہے کیا عیسائیوں میں یا سکھوں میں یا ہندوؤں میں کوئی ایسا ہے کہ اس میں میرا مقابلہ کر سکے"۔

پھر فرماتے ہیں:-

"میں ہر ایک کو کیا آریہ اور کیا یہودی اور کیا برہمو اس سچائی کے دکھانے کے لئے بلاتا ہوں کیا کوئی ہے جو زندہ خدا کا طالب ہے ہم مردوں کی پرستش نہیں کرتے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے وہ اپنے الہام اور کلام اور آسمانی نشانوں سے ہمیں مدد دیتا ہے"۔

(الاشتہار مستیقظاً بوجہ اللہ القہار ۱۴ جون ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ انتہائی غیرت انگیز الفاظ ہیں۔ جن میں آپ نے جملہ مذاہب عالم کے علمبرداروں کو نشان نمائی کے میدان میں بلایا تھا۔ اور للکار للکار کر ان کے سامنے حسب ذیل حقائق رکھے تھے۔

اوّل: جملہ مذاہب عالم میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو زندہ کہلانے کا حقدار ہے

دوم:- دنیا میں اسلام ہی وہ واحد زندہ مذہب ہے۔ جو زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرتا ہے۔

سوم:- اسلام کی روحانی زندگی کے اثبات کے لئے آپ کو وہ زندہ کرامات و نشانات عطا کئے گئے ہیں۔ جن میں کوئی بھی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

زمانہ شاہد ہے کہ آپ نے ان حقائق کا جلوۂ صداقت دکھانے کے لئے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے انسانوں کو بلایا مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی یہ جرأت نصیب نہ ہوئی۔ کہ آپ کے سامنے لبیک کہتا۔ تب آپ نے نہایت ہی افسوس فرمایا ؎

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
کوئی تبلادے اگر حق کو چھپایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

پس یہ آپ کی صداقت اور اسلام کی حقانیت کا زبردست ثبوت ہے کہ آپ کے اس پر شوکت چیلنج کو قبول کرنے کی کسی کو کبھی ہمت نہ ہوئی۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ننگے سر نماز پڑھنا
قابل توجہ عہدیداران جماعت احمدیہ

قرآن کریم میں ہے۔ یابنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد (اعراف ۴ ؍۲)
کہ اے بنی آدم ہر نماز کے وقت با زینت ہو کر جاؤ۔ یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ نماز کے وقت پورے لباس کے ساتھ نماز کے لئے جانا چاہیئے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھتے وقت سر کو ڈھانکنے کے متعلق ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"وکان صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بستر الرأس
فی الصلوٰۃ بالعمامۃ .... وینھی
عن کشف الرأس فی الصلوٰۃ"

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پگڑی یا ٹوپی کے ساتھ سر کو ڈھانکنے کی ہدایت فرماتے تھے اور ننگے سر نماز سے منع کرتے تھے۔
اور فرماتے تھے:۔

"اذا اتیتم المساجد تاتوھا معتمین۔
(کشف الغمہ ص ۸۷)

کہ اے مسلمانو۔ جب تم مساجد میں نماز پڑھنے کے لئے آؤ تو پگڑی پہن کر آؤ۔

بعض لوگ رومال یا مفلر باندھ کر نماز کے لئے آتے ہیں۔ یہ صورتیں ناپسندیدہ ہیں لکھا ہے کہ:۔

ترجمہ:۔ نمازی کے لئے سر کو رومال باندھ کر نماز کے لئے آنا ناپسندیدہ ہے درآنحالیکہ اس کے سر کا وسطی حصہ ننگا ہوتا ہو۔

بعض احادیث سے ننگے سر نماز پڑھنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔ مگر شارحین نے صحابہ کرام سے یہ بھی نقل کیا ہے:۔

"ھذا اذا کانت قلۃ الثیاب" کہ یہ اس وقت کے لئے ہے جب کپڑوں کی کمی ہو۔ کپڑوں کے ہوتے ہوئے صحابہ رضوان اللہ علیہم پورے لباس میں نماز ادا کرتے تھے۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی ڈیوٹی لگائیں کہ نماز با جماعت کے وقت دیکھ لیا کریں۔ کہ کوئی دوست شریح شریعت کے ارشاد کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہا ہے۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد کو چاہیئے کہ مساجد میں یہ ہدایت لکھ کر آویزاں کریں اور ننگے سر والوں کا ہمیشہ جائزہ لیتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلانات دار القضاء

۱۔ محترم شیخ ..... ابراہیم صاحب شر ہارم .... مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کی مجموعی قیمی بلغ ۸۷/۸۸۰ روپے کھاتہ $\frac{۹۲۳}{۳۷۱-۸۱}$ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں موجود ہے وہ بطور حصہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر دی جائے (۱) محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ شیخ عبد الرحیم صاحب شر آنار (۲) مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب شرہار (۳) عبد الحفیظ صاحب شرہار پسران مرحوم۔
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

۲۔ مکرم اللہ رکھا صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مرحوم کے نام جو اراضی قطعہ $\frac{۶}{۱۶}$ دارالیمن ربوہ میں بطور عطیہ منظور شدہ ہے۔ یہ زمین مکرم مختار احمد صاحب پسر میاں اللہ رکھا صاحب کے نام منتقل کر دی جائے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) مبارک احمد صاحب معمار (۲) حفیظ احمد صاحب معمار (۳) حمید احمد صاحب (۴) رشید احمد صاحب (۵) رفیق احمد صاحب پسران میاں اللہ رکھا صاحب مرحوم (۶) حمیدہ بیگم صاحبہ دختر مرحوم
اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دار القضاء)

اگلے امتحان کیلئے "کامیابی کی راہیں"

اطفال الاحمدیہ اپنے اس سال کے امتحان (منعقدہ ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء) سے تو فارغ ہو چکے ہیں۔ ابھی سے آئندہ سال کے امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ اس امتحان کے نصاب کی کتب "کامیابی کی راہیں" کے نئے (اضافہ شدہ ایڈیشن کی قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔

حصہ اول برائے امتحان	ستارہ اطفال	=	۳۵ پیسے
حصہ دوم "	" ہلال اطفال	=	۵۰ "
حصہ سوم "	" قمر اطفال	=	۷۵ پیسے
حصہ چہارم "	" بدر اطفال	=	ایک روپیہ

مکمل سیٹ کی مجموعی قیمت اب دو سو پچاس پیسے ہوگی۔ مجالس کو یہ کتب اکٹھی منگوانے کی صورت میں ۱۲ فیصد کمیشن ملے گا۔ میسرز افضل برادرز گولبازار ربوہ کو ان کتب کی ایجنسی دی گئی ہے۔ اس لئے ان کتب کے حصول کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ کو لکھنے کی بجائے متذکرہ بالا ایجنسی سے براہ راست خط و کتابت کی جائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

اسسٹنٹس فنانس ڈویژن واپڈا تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۳۵۰/۲۰-۵۰۰/۲۵-۵۰۰۔ سپیشل پے ۲۰/۰ الاؤنسز وراعات علاوہ — شرائط: گریجویٹ یا انٹر آرٹس/سائنس/کامرس پانچ سالہ تجربہ کار یا سینئر کیمبرج یا پانچ سالہ تجربہ یا میٹرک فرسٹ ڈویژن دس سالہ تجربہ کار درخواستیں ۲۰ جون ۶۶ء تک بنام ڈپٹی ڈائرکٹر فنانس واپڈا۔ سٹی دیو۔ اسسٹنٹ ڈکشنری ودلاکو
(پ۔ ٹ ۶۶/۶/۷)

۲۔ ٹریننگ ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنیشنز عرصہ ٹریننگ ۲ سال یا زائد۔ الاؤنس دوران ٹریننگ سال اول ۱۱۵/- ماہوار بعد میں ۱۲۵/- ماہوار ٹیکنیشن مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰-۲۷۰-۱۵-۳۱۵۔ الاؤنسز علاوہ۔ انتخاب بذریعہ امتحان مقابلہ۔ اکتوبر ۶۶ء کے پہلے ہفتہ میں لاہور۔ لائلپور۔ ملتان۔ راولپنڈی و پشاور میں۔
شرائط: میٹرک: سائنس۔ عمر ۱/۷/۶۶ کو ۱۷ تا ۲۲
درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی پانچ روپے میں ۱۵ جون ۶۶ء تک معہ پوسٹل آرڈر قیمتی دس روپے بطور فیس امتحان بنام جنرل مینیجر ..... ٹیلی کمیونیکیشن ریجن لاہور (پ۔ ٹ ۶۶/۶)

وائی کیڈٹ سکیم موجودہ و سابقہ فوجیوں کے متوسلین کی بھرتی آرمی میں (لا) کیڈٹ سکیم کے تحت تنخواہ و الاؤنس دیگر سپاہیوں کی طرح حسب قواعد کیڈٹ کالج حسن ابدال یا پشاور۔ یا چاٹگانگ میں ہائر سیکنڈری تک تعلیم جس کے بعد ریگولر کمیشن کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ ان کے ہیڈ ڈھاکہ کوہاٹ ہیں۔
شرائط: میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن۔ غیر شادی شدہ عمر یکم جولائی کو ۱۵ تا ۱۷
امیدواران میٹرک جن کا نتیجہ نہیں آیا۔ وہ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔ فارم درخواست نزدیک ترین رکروٹنگ سینٹر سے ۳۰ جون ۶۶ء تک۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

کومیلا (مشرقی پاکستان) میں جماعت احمدیہ کے خلاف دو مقدمے دائر ہیں۔ ایک مقدمہ کی سماعت ختم ہو چکی ہے۔ دوسرے کی سماعت جاری ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر رنگ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

سید اعجاز احمد مربی سلسلہ احمدیہ۔ کومیلا (مشرقی پاکستان)

تصحیح

۲۱ مئی ۶۶ء کے الفضل میں ص ۵ پر دو وصایا شائع ہوئی ہیں۔ ایک وصیت کا نمبر غلط ہے۔ صحیح نمبر ۱۳۶۳۳ ہے۔ دوسری وصیت کا نام بالکل ابتداء میں مرقوعہ خاتون شائع ہوا ہے۔ اصل نام مرفوعہ خاتون ہے۔ احباب ان دونوں کی تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

دلفریب زیورات و جواہرات کا مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳۳

وصایا

ضروری نوٹس:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹریان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۷:۔ میں چوہدری احمد علی صاحب ولد چوہدری فقیر محمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۸۵ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک ۵۴ باغ حضرت صاحب ڈاک خانہ چک ۵۴ ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ملکیت زمین اٹھارہ کنال تین مرلہ ہے جو کہ گھسیٹ پور چک ۶۹ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور میں میرے نام انتقال ہے اور وہ بحیثیت معمر درج ہے جس کی قیمت اس وقت کے لحاظ سے ۵۰۰/- روپے ہے اور اس کے علاوہ میرے پاس ایک بھینس ہے جس کی قیمت ۳۵۰/- روپے ہے اور میں عرصہ تقریباً چالیس سال سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے باغ میں آپ کی خدمت بطور خادم کے کر رہا ہوں اور مجھے حضور کی عنایت سے ۷۰ روپے ماہانہ وظیفہ مل رہا ہے۔ اور میں اس ساری مالیت کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد میرے ترکہ کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری کل مالیت ۸۵۰/- روپے ہے میرا ماہانہ وظیفہ ۷۹/- روپے ہے۔

العبد چوہدری احمد علی

گواہ شد۔ محمد حنیف ولد حاجی محمد عبد اللہ خان محلہ دارالرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد طفیل چک ۵۴ جنوبی تحصیل سمندری ضلع لائل پور

مسل نمبر ۱۸۲۸:۔ میں بشیر الدین احمد ولد محمد امین قوم کٹھال پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مگر گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشیر الدین احمد لائبریرین فضل عمر لائبریری احمدیہ مسجد بیرون دہلی دروازہ لاہور

گواہ شد:۔ حکیم رحمت اللہ ولد حکیم عمر دین صاحب انسپکٹر تحریک جدید۔

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۲۹:۔ میں امۃ المومن ملک بنت ملک عمر علی احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہی ہوں اور مجھے اس وقت ۳۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ المومن ملک۔ بیت العمر

گواہ شد:۔ ناصرہ احمد کھوکھر۔ بیت العمر دارالصدر۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ سید داؤد احمد۔ ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی

مسل نمبر ۱۸۲۵:۔ میں امۃ السلام ملک بنت ملک عمر علی احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں اس وقت تعلیم حاصل کر رہی ہوں مجھے اس وقت ۳۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

الامۃ:۔ امۃ السلام ملک۔ بیت العمر دارالصدر۔ ربوہ

گواہ شد:۔ فاروق احمد عمر کھوکھر ابن ملک عمر علی احمد

گواہ شد:۔ سید داؤد احمد ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی

MEDICAL CORNER. گوشۂ طب

ھو الشافی

دانتوں کا گھن

(CARIES)

کیلسیم ہضم نہ ہونے کے جزو بدن نہ بننے سے ہڈیاں اور خصوصاً دانت گلنے لگتے ہیں اور بھربھرے اور کھوکھلے ہو جاتے ہیں دانت نکلوانا یا کیلسیم لینا بے سود ہے۔

"اینٹی کیریز" بفضلہ تعالیٰ غذا سے مسلسل کیلسیم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرکے دانتوں کے گھن کو مستقل طور پر ختم کر دیتی ہے۔

مکمل کورس ۱۰/- نصف کورس ۵/- خرچ ڈاک ۱/۵۰

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ایس ایم خالد صاحب اطلاع دیں!

مکرم ایس ایم خالد صاحب کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے انہوں نے ۲/۳/۶۶ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے حضور درخواست کی تھی اس سلسلہ میں ۳۰/۴/۶۶ کو لاہور کے پتہ پر ان کو چٹھی لکھی گئی تھی مگر جواب ندارد۔ مہربانی کرکے اس بارہ میں خالد صاحب مطلع فرمادیں۔ اور اپنے موجودہ مکمل پتہ سے اطلاع دیں سکے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

تربیتی مجلہ بلند پایہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صرف حلال ہی نہیں بلکہ طیّب چیزیں کھانے کا حکم دیا ہے

ایسی چیزیں کھانی چاہئیں جو حلال ہونے کیساتھ ساتھ طبیعت، ماحول اور معمول کے مطابق ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا (البقرہ ۱۶۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس رکوع سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمی پیشگوئی کے اس دوسرے پہلو کو بیان کرنا شروع کیا ہے کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ یعنی وہ نبی انہیں شریعت اور اُس کے اسرار سے آگاہ کرے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں قرآن مجید نے سب سے پہلے حلال اور طیب کھانے کی تعلیم کو لیا ہے کیونکہ انسانی اعمال اس کی ذہنی حالت کے تابع ہوتے ہیں اور ذہنی حالت غذا سے متأثر ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اس میں سے حلال اور طیب اشیاء کا استعمال کرو۔ یعنی تم صرف یہی نہ دیکھا کرو کہ جو کچھ تم کھا رہے ہو وہ حلال ہے یا نہیں بلکہ یہ بھی دیکھ لیا کرو کہ وہ طیب بھی ہے یا نہیں اگر کسی چیز کا کھانا تمہارے مناسب حال نہ ہو خواہ اس لحاظ سے کہ وہ تمہاری صحت کے لئے مضر ہو یا اس لحاظ سے کہ ملکی اور قومی حالات کی وجہ سے تمہیں اس کے کھانے کی عادت نہ ہو یا اس وجہ سے کہ تمہاری طبیعت اس سے انقباض محسوس کرتی ہو۔ تو تم محض یہ دیکھ کر کہ شریعت نے اسے حلال قرار دیا ہے اسے مت کھاؤ۔ کیونکہ تمہارے لئے کھانے میں صرف حرام و حلال کا امتیاز مدّنظر رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ تم ایسی چیزوں کا انتخاب کیا کرو جو تمہاری طبیعت اور تمہارے ماحول اور تمہارے معمول کے مطابق ہوں۔ اور جن کا کوئی مضر اثر تم پر پڑنے کا امکان نہ ہو۔ مثلاً نزلہ اور زکام اور کھانسی میں ترش اشیاء کا استعمال کھانسی کو اور بھی بڑھا دیتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کھانسی میں ترش میوے استعمال کرتا ہے یا اسہال میں گوشت روٹی استعمال کرتا ہے یا جگر کی خرابی میں قابض اور نفاخ غذاؤں کو استعمال کرتا ہے تو خواہ یہ چیزیں حلال ہی کیوں نہ ہوں لیکن اس وجہ سے کہ وہ اس کے لئے طیب نہیں ہیں ان کا استعمال اسے نقصان پہنچائے گا پس اس جگہ طیب کو حلال کے ساتھ لگا کر یہ بتایا ہے کہ صرف حلال کھانا ہی مومن کا کام نہیں بلکہ یہ دیکھنا بھی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ چیز طیب ہو یعنی گندی اور سڑی ہوئی نہ ہو۔ مضر صحت نہ ہو۔ جو ساتھ کھانا کھانے والے لوگ ہوں ان کی طبائع کے خلاف نہ ہو۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔ یعنی ایسا نہ کرو کہ جس طرف شیطان جا رہا ہے اسی طرف تم بھی جانا شروع کر دو۔ وہ تمہارا دشمن ہے اور دشمن سے ہمیشہ دور رہنا چاہیئے نہ کہ اس کی پیروی کرنی چاہیئے کھانے پینے کے ذکر کے بعد شیطان کا ذکر کر کے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اگر تم حلال اور پھر حلال میں سے بھی طیب رزق چھوڑ دو گے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تم شیطان کے پیچھے چل پڑو گے کیونکہ انسان جو کچھ کھاتا ہے اس سے جسم تیار ہوتا ہے اور ناجائز یا مضر اشیاء کے استعمال سے تیار شدہ جسم یقیناً انسان کو بدی کی طرف لے جائے گا نیکی کی طرف نہیں لے جا سکتا۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ ص ۳۳۱-۳۳۲)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۹ جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے بھر میں لڑکیوں کے سکولوں اور کالجوں میں ناچ گانے کی محفلیں منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ صوبائی وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے کل صوبائی اسمبلی میں حکومت کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ وزیر قانون نے بتایا کہ یہ فیصلے منگل کے روز صوبائی کابینہ کے اجلاس میں کئے گئے جس کی صدارت گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کی تھی۔

وزیر قانون نے ایوان میں کابینہ کے جن فیصلوں کا اعلان کیا ان کی تفصیل یہ ہے طالبات کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کے دوران ایسا لباس استعمال نہیں کریں گی جس سے ان کے جسم کے کچھ حصے نمایاں ہوں طالبات کے سکولوں میں ڈراموں یا ثقافتی تقریبات کے موقع پر مردوں کو شرکت کی دعوت نہیں دی جائے گی۔ اور کسی صورت میں بھی حاضرین کا مخلوط اجتماع نہیں ہوگا۔

سکولوں اور کالجوں میں رقص اور موسیقی کی کلاسیں جاری نہیں کی جائیں گی۔ اور طالبات کو کسی بھی حالت میں رقص کا مظاہرہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ حکم اس صورت میں بھی نافذ ہوگا جب کہ تقریبات میں صرف خواتین کو ہی مدعو کیا گیا ہو۔

جن اداروں میں مخلوط تعلیم رائج ہے ان میں لڑکیوں اور لڑکوں کو ڈراموں میں ایک ساتھ پارٹ ادا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔

کسی زنانہ سکول اور کالج میں تقریبات کے موقع پر پریس فوٹو گرافروں کو داخل ہونے اور اخبارات میں شائع کرنے کے لئے فوٹو بھیجنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔

صوبائی اسمبلی کے ارکان نے ان پابندیوں کے متعلق وزیر قانون کے اعلان کا پرجوش تالیوں سے خیر مقدم کیا۔ وزیر قانون نے کہا کہ حکومت نے یہ پابندیاں اس لئے عائد کی ہیں کہ لڑکیوں کے سکولوں اور کالجوں میں اس نوعیت کی سرگرمیوں پر والدین عام طور پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور صوبائی اسمبلی میں بھی پچھلے دنوں بعض ارکان نے اس معاملہ کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی تھی۔

ڈھاکہ ۹ جون۔ نارائن گنج اور ڈھاکہ میں پرسوں کے واقعات کے بعد حالات معمول پر آگئے ہیں۔ کل تمام سرکاری دفاتر اور کاروباری مراکز کھلے رہے اور سڑکوں پر ٹریفک معمول کے مطابق رہا۔ پرسوں صبح جو ڈیزل بسیں چلنا بند ہو گئی تھیں وہ پرسوں شام سے ہی مقررہ اوقات کے مطابق چلنے لگی تھیں۔ صوبے کے دوسرے حصوں میں بھی حالات پرسکون رہے۔

لاہور ۹ جون۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے میں کھاد کی مندرجہ ذیل قیمتیں مقرر کرنے کا اعلان کیا ہے اس حکم پر فوری طور پر عمل درآمد ہوگا۔

ملکی کھاد

امونیم سلفیٹ (۱۱۲ پونڈ) ۱۱ روپے فی بوری

امونیم نائٹریٹ (۸۷.۵ پونڈ) ۱۱ روپے فی بوری

یوریا (۵۰.۶ پونڈ) ۱۱ روپے فی بوری

سنگل سپر فاسفیٹ (۱۱۲ پونڈ) ۱۰ روپے فی بوری

درآمدی کھاد

امونیم سلفیٹ نائٹریٹ (۱۱۲ پونڈ) ۱۴ روپے فی بوری۔

ٹرپل سپر فاسفیٹ (۱۱۲ پونڈ) ۱۹ روپے فی بوری

یوریا (۱۱۲ پونڈ) ۲۵ روپے فی بوری

امونیم سلفیٹ (۱۱۲ پونڈ) ۱۱ روپے

کھاد کی قیمتوں میں اضافہ مرکزی حکومت کی طرف سے ۶۰ فیصد سے کم کر کے ۲۵ فیصد کرنے کے باعث ہوا ہے۔ صوبائی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ کھاد کو ضروری اشیاء کی فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔ اور جو شخص مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر کھاد فروخت کرے گا وہ تین سال قید اور جرمانہ کی سزا کا مستحق ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کی جائداد بھی ضبط کی جا سکے گی۔

کراچی ۹ جون۔ پاکستان کے لئے امریکی نامزد سفیر مسٹر ای ایم لاک کل صبح کراچی پہنچ گئے ہوائی اڈہ پر امریکی سفارت خانہ کے اعلیٰ حکام برطانوی ہائی کمشنر اور حکومت پاکستان کے نائب افسر مہمانداری نے ان کا استقبال کیا۔ بعد ازاں وہ کل شام راولپنڈی کو روانہ ہو گئے جہاں وہ صدر ایوب کو اپنی اسناد سفارت پیش کریں گے۔

لندن ۹ جون۔ سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس آئندہ ماہ کے بجائے ستمبر میں ہوگی۔ اس سلسلہ میں دولت مشترکہ کے ملکوں سے صلاح و مشورہ جاری ہے۔

ان ذرائع کا کہنا ہے کہ برطانیہ اس وقت روڈیشیا کے بحران کی وجہ سے کانفرنس بلانے کے حق میں نہیں ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ اس وقت کانفرنس کی وجہ سے باہمی انتشار پیدا ہوگا۔